روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعہ 9 جنوری 2015ء 17 ربیع الاول 1436 ہجری 9 صلح 1394 ھش جلد 65-100 نمبر 8

صدق کی گواہی

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب پہلی وحی ہوئی اور آپ گھر واپس تشریف لائے تو حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ آپؐ کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ آپؐ صلہ رحمی کرتے ہیں کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ جو اخلاق معدوم ہو چکے ہیں ان کو زندہ کرتے ہیں۔ مہمان نوازی کرتے ہیں۔ ضروریات حقہ میں امداد کرتے ہیں سچ بولتے ہیں اور امانت کا حق ادا کرتے ہیں۔

(صحیح بخاری باب بدء الوحی حدیث نمبر3 تاریخ طبری جلد2 ص47)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

حضرت خدیجہؓ جو آپ کی بڑی بیوی تھیں اور جنہوں نے آپ کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کی تھیں اُن کی وفات کے بعد آپ کی شادی میں جوان بیویاں آئیں لیکن اس کے باوجود آپ نے حضرت خدیجہؓ کے تعلق کو نہ بھلایا۔

حضرت خدیجہؓ کی سہیلیاں جب بھی آتیں آپ اُن کے استقبال کے لئے کھڑے ہو جاتے۔

(مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل خدیجہؓ)

حضرت خدیجہؓ کی بنی ہوئی کوئی چیز اگر آپ کے سامنے آجاتی تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ بدر کی جنگ میں جب آپ کے ایک داماد بھی قید ہو کر آئے تو آزادی کا فدیہ ادا کرنے کے لئے کوئی مال اُن کے پاس نہیں تھا۔ اُن کی بیوی یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی نے جب دیکھا کہ میرے خاوند کے بچانے کے لئے اور کوئی مال نہیں تو اپنی والدہ کی آخری یادگار ایک ہار اُن کے پاس تھا وہ اُنہوں نے اپنے خاوند کے فدیہ کے طور پر مدینہ بھجوا دیا۔ جب وہ ہار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے اُسے پہچان لیا۔ آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور آپ نے صحابہؓ سے فرمایا۔ میں آپ لوگوں کو حکم تو نہیں دیتا کیونکہ مجھے ایسا حکم دینے کا کوئی حق نہیں لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ ہار زینب کے پاس اُس کی ماں کی آخری یادگار ہے اگر آپ خوشی سے ایسا کر سکتے ہوں تو میں سفارش کرتا ہوں کہ بیٹی اُس کی ماں کی آخری یادگار سے محروم نہ کی جائے۔ صحابہؓ نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! ہمارے لئے اِس سے زیادہ خوشی کا کیا موجب ہوسکتا ہے اور اُنہوں نے وہ ہار حضرت زینبؓ کو واپس کر دیا۔

(السیرۃ الحلبیۃ جلد2 صفحہ 205۔ مطبوعہ مصر 1935ء)

حضرت خدیجہؓ کی قربانی کا آپ کی طبیعت پر اتنا اثر تھا کہ آپ دوسری بیویوں کے سامنے اکثر اُن کی نیکی کا ذکر کرتے رہتے تھے۔ ایک دن اِسی طرح آپ حضرت عائشہؓ کے سامنے حضرت خدیجہؓ کی کوئی نیکی بیان کر رہے تھے کہ حضرت عائشہؓ نے چڑ کر کہا۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! اب اُس بڑھیا کا ذکر جانے بھی دیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُس سے بہتر جوان اور خوبصورت عورتیں آپ کو دی ہیں۔ یہ بات سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رقت طاری ہوگئی اور آپ نے فرمایا۔ عائشہ! تمہیں معلوم نہیں خدیجہ نے میری کس قدر خدمت کی ہے۔

(بخاری کتاب المناقب باب تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم...... (الخ)

(دیباچہ تفسیر القرآن ' انوار العلوم جلد 20 صفحہ 392)

خالص مجاہدہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”دنیا میں ہر چیز کی ترقی تدریجی ہے۔ روحانی ترقی بھی اسی طرح ہوتی ہے اور بدُوں مجاہدہ کے کچھ بھی نہیں ہوتا اور مجاہدہ بھی وہ ہو جو خدا تعالیٰ میں ہو۔“ یعنی خالص ہو کر اُس کی تلاش ہو، اُس کی تعلیم پر عمل ہو“۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 339)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

نصاب ششماہی اول واقفین نو

(سترہ سال سے زائد عمر واقفین نو/واقفات نو)

قرآن کریم: قرآن کریم پارہ 17 نصف اول معہ ترجمہ از حضرت میر اسحاق صاحب

مطالعہ حدیث: شمائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم معہ اردو ترجمہ شائع کردہ نور فاؤنڈیشن

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود: مسیح ہندوستان میں

علمی مسائل: وفات مسیح ناصری قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں

جو واقفین نو/واقفات نو قبل ازیں چاروں ششماہیوں کا امتحان دے چکے ہیں ان کے لئے یہ پیپر لازمی نہیں تاہم بہتر ہے کہ وہ بھی دوبارہ یہ پیپر حل کریں تا کہ ان کے علم میں مزید اضافہ ہو۔

جو واقفین نو /واقفات نو چاروں ششماہیوں کا امتحان دے چکے ہیں وہ دعوۃ الامیر کا امتحان دیں گے۔ مربیان، معلمین کرام نیز جامعہ احمدیہ اور مدرسۃ الظفر میں زیر تعلیم واقفین نو ان امتحانات سے مستثنیٰ ہوں گے۔

متعلقہ کتب وکالت وقف نو میں دستیاب ہیں۔ 18 جنوری 2015 کو امتحان ہوگا۔

واقفین نو/واقفات نو اس کی تیاری کریں۔

سیکرٹریان وقف نو، معاونہ صدر واقفات نو اور مربیان و معلمین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ تیاری میں مدد کریں۔

(وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ)

تطہیر کا وعدہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے گیمبیا میں ہونے والی سازش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

مجھے نکلنے والوں کی فکر تھی۔ میں چاہتا تھا جمعہ سے پہلے نکلیں تو پھر میں بات کروں۔ لیکن جو رویا میں نے دیکھی اس سے مجھے معلوم ہوا کہ میری یہ فکر ناجائز ہے کیونکہ یہ رویا ایک ایسی عجیب رویا ہے جس کی جب تک تشریح نہ کروں آپ کو سمجھ نہیں آئے گی اور مجھے بھی رویا کے دوران حیرت تو تھی کہ یہ ہو کیا رہا ہے لیکن اٹھنے کے بعد اس کی سمجھ آئی۔ میں نے رویا میں یہ دیکھا کہ میں ایک بہت ہی بلند عمارت کی چھت پر کھڑا ہوں، اتنی بلند عمارت ہے کہ وہ آسمان سے باتیں کر رہی ہے اور وہ (بیت الذکر) کی عمارت ہے اور (بیت) سے مراد جماعت ہوا کرتی ہے۔ تو پہلی بات تو یہ خدا تعالیٰ نے سمجھائی کہ جماعت کی بلندی کو کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا اور یہ جماعت وسیع تر اور بلند تر ہوگی۔ اور بہت ہی وسیع (بیت) ہے۔ اوپر سے میں نیچے انسانوں کو چھوٹے چھوٹے وجودوں کے طور پر، کیڑیوں کی طرح تو نہیں مگر بالکل چھوٹے چھوٹے منحنی وجودوں کے طور پر دیکھ رہا ہوں جو میرا انتظار کر رہے ہیں اور میں اس بلند (بیت) کی چھت سے نیچے دیکھتا ہوں تو گہرائی سے تھوڑا سا خوف آتا ہے کہ جو چیز گرے اس کا کیا حال ہوگا۔ اور وہاں جو لوگ کھڑے ہیں ان میں کچھ قادیان کے نمائندے ہیں اور کچھ سپین کے۔ ان دونوں جگہوں سے جماعت کو نکالا گیا ہے اور ان دونوں جگہوں میں واپسی کی خوشخبری میں سمجھتا ہوں اس خواب میں دی گئی ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ خواب ہی میں مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ گویا یہ ایک Miniature ہے ساری تاریخ کا۔ اور آنکھ کھلنے کے بعد مضبوطی سے اس خیال نے میرے دل پر قبضہ کر لیا کہ یہ نظارہ مجھے اس طرح دکھایا گیا ہے جیسے رحم مادر میں بچہ اپنی ایک Billion Years کی تاریخ دہراتا ہے لیکن اپنی تکمیل تک ایک Billion Year نہیں لیا کرتا بلکہ نو مہینے میں وہ مکمل ہو جاتا ہے۔ تو جو کچھ مجھے یہاں دکھایا جا رہا ہے یہ گویا ایک پرانی تاریخ کا خلاصہ کر کے جو جماعت کے سامنے پیش آنے والے حالات ہیں ان کو اس طرح دکھایا جا رہا ہے۔ عجیب بات ہے میں اپنی جیب میں کبھی کنگھی نہیں رکھا کرتا، نہ کنگھی کا زیادہ استعمال کرتا ہوں، وقت بھی نہیں ملتا نہ اتنے بال ہیں کہ ان کو کنگھی سے سنوارا جائے۔ لیکن میری جیب سے ایک خوبصورت سی کنگھی نکلتی ہے اور میں اوپر سے نیچے اکٹھے ہونے والوں کو کہتا ہوں یہ میری نشانی ہے اور میں یہ کنگھی نیچے پھینک رہا ہوں۔ وہ لہراتی ہوئی کچھ عرصہ لیتی ہے، بلکہ کافی وقت لیتی ہے اور آخر وہ زمین تک نیچے اتر جاتی ہے۔ اب کنگھی کو اس موقع پر نشانی بنانا ایک عجیب و غریب بات ہے۔ مگر کنگھی کا مقصد ہوتا ہے صفائی کرنا، گند کو باہر نکالنا اور بالوں کو صاف اور مزین کرنا۔ تو یہ معلوم ہوا کہ اس واپسی کے وعدے کے ساتھ جماعتوں کی تطہیر اور ان کو مزین کرنا بھی مقدر ہے۔ اب یہ وہ خیال ہے جو اس وقت میرے ذہن میں نہ آتا ہے، نہ آ سکتا تھا کیونکہ اتنے عظیم موقع پر میں کہیں باہر سے آ رہا ہوں نیچے سپین کے نمائندے، قادیان کے نمائندے اور میں اپنی کنگھی پھینک رہا ہوں اوپر سے۔ بہر حال یہ کام کرنے کے بعد ابھی وہ لوگ اوپر نہیں آئے، نہ آ سکتے کیونکہ یہ جگہ بہت ہی بلند ہے۔ میں نیچے اترتا ہوں اور (بیت) کا جو چھتا ہوا صحن ہے اس میں داخل ہوتا ہوں۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ اتنی بلندی سے کس طرح نیچے اترا ہوں مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی۔ مگر وہ ہال پورے کا پورا جو اوپر ہے وہ اتنا ہی بلند ہے۔ وہاں سے کھڑکی سے میں جھانکنے لگتا ہوں کہ دیکھوں نیچے لوگ قریب آئے ہیں۔ وہ قریب آ بھی رہے ہیں اور آ چکے ہیں مگر اوپر آنے والوں میں غیر (از جماعت) ہیں اور بعض پادری ہیں اور بعض دوسرے معززین ہیں جو مجھے خوش آمدید کہنے کے لئے اور استقبال کرنے کے لئے پہلے اوپر آتے ہیں۔ ان سب کو میں سلام کہتا ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں اور نیچے جو آدمی نسبتاً قریب آ گئے ہیں، اکٹھے ہوئے ہوئے ہیں ان کو دیکھتا ہوں اور پہچانتا ہوں کہ انہوں نے خود ان معززین کو اس لئے اوپر بھجوایا ہے کہ یہ احمدی نہ ہوتے ہوئے بھی جماعت کی تائید میں ہیں اس لئے ان کا حق ہے کہ یہ پہلے جا کر مجھ سے ملیں۔ اس کے بعد میرا نیچے اترنا، ان لوگوں سے ملنا یہ سب غائب ہو جاتا ہے اور خواب یہاں ختم ہو جاتی ہے۔

اٹھنے کے بعد جب مزید غور کیا تو اس بات میں تو قطعی، کوئی بھی شک نہیں تھا کہ اس کا تعلق گیمبیا سے نکالے جانے سے ہے کیونکہ واپسی نکلنے کے بعد ہوا کرتی ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ احمدی گیمبیا سے نکلیں کیونکہ اگر انہوں نے نکلنا ہے تو ان کی واپسی تبھی مقدر ہو سکتی ہے۔ اور گیمبیا میں جو غیر (از جماعت) اور عیسائی دکھائے گئے ہیں صاف پتہ چلتا ہے کہ گیمبیا کے باشندے اس واپسی کا انتظار کریں گے۔ تو اگرچہ نکلنا نہیں دکھایا گیا تھا مگر واپس آنا دکھایا گیا اور یہ خود بھی اپنی ذات میں ایک عجیب اعجاز رکھتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا مجھے انتظار تھا میں ان کو نکالوں۔ اس رویا کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ کوئی بھی مشکل جو نکلنے کی راہ میں ہو سکتی ہے ان کو درپیش نہیں آئے گی اور یہ خطبے سے دو دن پہلے کی بات ہے یا تین دن پہلے کی ہوگی۔ میں نے اسی وقت ایڈیشنل وکیل التبشیر کو کہا کہ سب ان لوگوں کو کینیڈا، ادھر ادھر جنہوں نے مدد کا وعدہ کیا تھا، ان کو کہہ دیں ہمیں آپ کی کسی مدد کی ضرورت نہیں۔ اللہ نے اپنے ہاتھ میں معاملہ لیا ہے۔ یہ لوگ لازماً خیریت سے نکلیں گے ورنہ ان کی خیریت سے واپسی کا وعدہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اور جو بعد میں واقعات رونما ہوئے ہیں وہ خود اپنی ذات میں ایک حیرت انگیز اعجاز ہیں......

اب سنئے مباہلے کی قبولیت اور اس پر تقدیر الٰہی کا حرکت میں آنا۔ اسی دوران جو جمعہ سے پہلے گھبراہٹ تھی کہ ابھی تک کیوں نہیں ہوا اس وقت اللہ تعالیٰ نے کئی طریق سے مجھے تسلی دی لیکن سب سے زیادہ تسلی ان الفاظ سے ہوئی۔ الیس اللہ (۔) اس سے اسی طرح میرے دل میں ندامت پیدا ہوئی اور استغفار کیا جیسے حضرت مسیح موعود نے اس الہام پر ندامت کا اظہار فرمایا اور استغفار کیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 31/اکتوبر 1997ء)

خطبہ جمعہ 10/اکتوبر 1997ء میں فرمایا:

گیمبیا میں جو شرارت چل رہی تھی اس کے متعلق میں نے پہلے بھی آپ کو بتایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے الیس اللہ (۔) کے ذریعے بار بار خوشخبری دی اور اس کے بعد میں نے فکر کرنا بند کر دیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 28 نومبر 1997ء)

غربت و مسکینی اور تقویٰ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے، جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لیے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے اور ایسا ہی کبھی خود غضب عجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے کیونکہ غضب اس وقت ہوگا۔ جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں، یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے۔ یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جائے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں۔ لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے۔ اس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ...... (سورۃ الحجرات: 12) تم ایک دوسرے کا چڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فساق و فجار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چڑاتا ہے، وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔"

(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 22)

ظلمت بھاگ جائے گی

مرے معصوم بچوں نے کسی کا کیا بگاڑا ہے
کہ لمحوں میں انہیں ظالم نے قبروں میں اُتارا ہے
ابھی تو میرے آنگن کے نئے پھولوں نے کھلنا تھا
ابھی خوشبو بکھرنی تھی ابھی چہرہ نکھرنا تھا
ابھی معصوم چہروں پر مجھے مسکان ملنی تھی
ابھی آنکھوں میں اپنے واسطے پہچان ملنی تھی
مجھے کلکاریاں سننی تھیں اُن کے قہقہوں والی
ابھی کچھ مستیاں باقی تھیں ان کی چلبلوں والی
ابھی تو میں نے ان کو اپنی آنکھوں پہ بٹھانا تھا
انہوں نے آج کا بیتا ہوا قصہ سنانا تھا
ابھی تو ان کی آنکھوں میں کئی سپنے سہانے تھے
انہیں میں نے بھی راتوں کو کئی قصے سنانے تھے
ابھی کچھ دیر میں ہم نے نئی دنیا بسانی تھی
ابھی تو زندگی میں اپنی قسمت آزمانی تھی
ابھی تو بات کرنی تھی جوانی کے مسائل کی
ابھی تو جانچ کرنی تھی زمانے کے دلائل کی
ابھی تو جوڑنا تھا میں نے ان سے سوچ کا رشتہ
ابھی تو سوچنا تھا میں نے ان کے جوڑ کا رشتہ
یہ سب سوچیں ادھوری ہیں یہ سب باتیں زباں پر ہیں
تمہیں معلوم ہے لوگو! مرے بچے کہاں پر ہیں
یہ کیا سفاک سوچیں ہیں یہ کیا قاتل مزاجی ہے
کسی نے کیوں مرے گلشن کی ہر ڈالی جلا دی ہے
عجب ان دل کے اندھوں نے صف ماتم بچھا دی ہے
ذرا جو درد رکھتا تھا اسی دل کو سزا دی ہے
نظر آتا ہے یوں جیسے نیا دن چڑھنے والا ہے
اُجالا چار سُو ہوگا اندھیری رات جائے گی
مرے معصوم بچوں کے لہو کی پاک سرخی سے
کچھ ایسے فیصلے ہوں گے کہ ظلمت بھاگ جائے گی

نجیب احمد فہیم

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

تعارف کتب

مکرم محمد اقبال عابد صاحب

حضرت مسیح موعود کی معرکۃ الآراء تصنیف ''کشتی نوح''

پس منظر اور پُر معارف روحانی تعلیم کے منتخب اقتباسات

تاریخ مذاہب پر نظر ڈالنے سے ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے ابتداءِ آفرینش سے اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کو بھیجتا رہا ہے اور جو لوگ انبیاء کا انکار کرتے اور مخالفت میں بڑھتے رہے وہ اسی دنیا میں عبرت کا نشان بن گئے۔ چنانچہ حضرت نوحؑ کا انکار کرنے والے پانی کے خوفناک طوفان میں نیست و نابود ہو گئے۔

اسی سنت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ہمارے اس دور میں بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود کو رسول اللہؐ کے دین کی خدمت کے لئے مبعوث فرمایا۔

جب مخالفین نے آپ کے نشانات کا انکار کیا اور مخالفت میں انتہا کر دی تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر انہیں طاعون کے عذاب سے ڈرایا۔ اور فرمایا کہ جو طاعون کے عذاب سے بچنا چاہتے ہیں وہ تیری تعلیم پر عمل کریں ان کے لئے یہ تعلیم کشتی نوح بن جائے گی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:

یہ زمانہ بھی نوح علیہ السلام کے زمانہ سے مشابہ ہے۔...... اسی طرح پر اب خدا تعالیٰ نے فیصلہ کرنا چاہا ہے اور حقیقت میں اگر ایسا نہ ہوتا تو ساری دنیا دہریہ ہو جاتی۔ اقبال اور کثرت نے دنیا کو اندھا کر دیا ہے۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 560)

ایک اور موقع پر الہامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''پھر صاف معلوم ہوتا ہے کہ عظیم الشان طوفان آنے والا ہے اور پھر اس طوفان میں میری بنائی ہوئی کشتی ہی نجات کا ذریعہ ہوگی۔ غرض اس کا علاج بجز استغفار اور دعا اور اعمال میں پاکیزگی اور طہارت کے اور کیا ہو سکتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 431)

کتاب کشتی نوح کے بارے میں حضرت میر ناصر نواب صاحب دہلوی اپنی ایک نظم میں فرماتے ہیں:

کشتی نوح و دعوت الایماں
ہے عجب اک کتاب عالی شاں
ہے یہ آب حیات سے بہتر
مردہ روحوں کو بخشتی ہے جاں
گمرہوں کی ہے رہنما یہ کتاب
ہے ہدایت کا ان کے یہ ساماں
ہیں مضامین اس کے لاثانی
ہے خدا کے رسول کا یہ نشاں
اس سے کھلتے ہیں دیں کے عقدے
غور سے گر اسے پڑھے انساں
علم آتا ہے جہل جاتا ہے
دور ہوتے ہیں اس سے وہم و گماں
کشتی بے نظیر ہے یہ مفت
کوئی اُجرت کا یاں نہیں خواہاں
جس نے ہم کو عطا یہ کشتی کی
ایسے ملّاح پر ہیں ہم قرباں

یہ عظیم الشان کتاب 5۔ اکتوبر 1902ء کو حکیم فضل دین بھیروی صاحب کے مطبع سے بمقام قادیان شائع کی گئی۔ کتاب کے ٹائٹل پیج پر طبیب روحانی اور مصلح ربانی نے تحریر فرمایا۔

رسالہ آسمانی ٹیکہ جو طاعون کے بارے میں تیار کیا گیا۔

نیز ٹائٹل پیج پر بادبانی کشتی کی تصویر بنائی گئی ہے اور تصویر کے اوپر ''کشتی نوح'' جلی حروف میں تحریر کیا گیا ہے۔ نیچے دوسرا نام ''دعوت الایمان'' پھر تیسرا نام ''تقویۃ الایمان'' تحریر کیا گیا ہے۔ حضور کے زمانے میں جو ایڈیشن شائع ہوا اس کے 76 صفحات تھے۔ روحانی خزائن والے ایڈیشن میں اس کے کل 85 صفحات ہیں۔ اس سے قبل شاہ اسماعیل شہید ابن شاہ عبدالغنی کی تقویۃ الایمان کے نام سے کتاب شائع ہو چکی تھی۔ انہوں نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں توحید اور ردّ شرک کو اپنا موضوع بنایا ہے۔ یہ کتاب بھی اردو زبان میں ہے۔

نیز ایران کے مصنف محمد عباد زادہ کرمانی نے فارسی زبان میں ایک کتاب تحریر کی جس کا نام انہوں نے ''کشتی نوح'' رکھا اور انہوں نے اس میں حضرت نوحؑ کی کشتی کے بارے میں تحقیق پیش کی ہے کہ وہ کہاں سے چلی اور کہاں جا کر ٹھہری وغیرہ۔

لیکن جو عظمت و شان سیدنا حضرت مہدی دوران کی تصنیف لطیف ''کشتی نوح'' کے حصے میں آئی وہ کسی بھی اور مصنف کی تحریر کردہ کتاب کے حصہ میں آئی نہ کبھی آسکے گی۔ لہٰذا اب تک بے شمار لوگ اس عظیم الشان کتاب کا مطالعہ اور اس پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر چکے ہیں اور دنیا کی معروف زبانوں میں اس کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ کتاب کشتی نوح کی بعض عبارتیں پڑھتے ہوئے قاری کو محسوس ہوتا ہے کہ جیسے وہ کسی اسرائیلی نبی کے صحیفے کا مطالعہ کر رہا ہو۔ اس پُر شوکت کتاب میں ایک طرف معارفِ قرآن اور حدیث کے دریا بہہ رہے ہیں تو دوسری طرف عظیم الشان علم الکلام کے ذریعہ (دین حق) کی برتری ظاہر ہو رہی ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ قاری کا دل اللہ تعالیٰ کے خوف سے لرزنے لگتا ہے اور کشاں کشاں اپنے پیدا کرنے والے کی درگاہ پر سر جھکانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

آیئے ہم صفحہ وار اس عظیم روحانی کتاب کے اہم مضامین کا اعادہ کرتے ہیں۔

ان صفحات میں انگریزی حکومت کا شکریہ ادا کیا گیا ہے کہ حکومت نے بندگان خدا کی بہبودی کے لئے لاکھوں روپیہ خرچ کر کے طاعون سے بچانے کے لئے ایک ٹیکا لگانے کی تجویز کی ہے۔ اور تمام لوگوں کو یہ ٹیکا لگوانے کی تحریک بھی کی ہے۔ نیز فرمایا کہ ''اگر ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو ہم بھی ٹیکا کراتے۔ اور وہ روک یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا کہ ''تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا وہ محفوظ رہے گا۔''

فرمایا۔ میرے من جانب اللہ ہونے کا یہ نشان ہوگا کہ میرے گھر کی چار دیواری کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہیں گے اور میرا تمام سلسلہ نسبتاً و مقابلتاً طاعون کے حملہ سے بچا رہے گا اور وہ سلامتی جو ان میں پائی جائے گی اس کی نظیر کسی گروہ میں قائم نہیں ہوگی اور قادیان میں طاعون کی خوفناک آفت جو تباہ کر دے نہیں آئے گی۔ الّا کم اور شاذ و نادر۔

پھر فرمایا۔ مذہب کے اختلاف کی وجہ سے دنیا میں عذاب کسی پر نازل نہیں ہوتا۔ اس کا مواخذہ قیامت کو ہوگا۔

دنیا میں محض شرارتوں اور شوخیوں اور کثرت گناہوں کی وجہ سے عذاب آتا ہے۔

ایک وہم اور سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ''ہمارے نبی کو حکم ہوا تھا کہ جن لوگوں نے تلوار اُٹھائی اور صدہا انسانوں کے خون کئے ان کو تلوار سے ہی قتل کیا جائے اور یہ نبیوں کی طرف سے ایک نشان تھا جس کے بعد فتح عظیم ہوئی۔ حالانکہ بمقابل مجرمین کے اہل حق بھی ان کی تلوار سے قتل ہوئے تھے مگر بہت کم اور اس قدر نقصان سے نشان میں کچھ فرق نہیں آتا تھا۔ پس ایسا ہی اگر شاذ و نادر کے طور پر ہماری جماعت میں سے بعض کو بباعث اسباب مذکورہ طاعون ہو جائے تو ایسی طاعون نشان الٰہی میں کچھ حرج انداز نہیں ہوگی۔'' (صفحہ 1 تا 5)

فرمایا: ''بطور نشان الٰہی کے نتیجہ یہ ہوگا کہ طاعون کے ذریعہ سے یہ جماعت بہت بڑھے گی اور خارق عادت ترقی کرے گی اور ان کی یہ ترقی تعجب سے دیکھی جائے گی۔'' (صفحہ 6)

فرماتے ہیں: ''نئی زمین وہ پاک دل ہیں جن کو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے۔ جو خدا سے ظاہر ہوئے اور خدا ان سے ظاہر ہوگا اور نیا آسمان وہ نشان ہیں جو اُس کے بندے کے ہاتھ سے اور اسی کے اذن سے ظاہر ہو رہے ہیں۔'' (صفحہ 7)

فرمایا: ''خدا کی یہ پیش گوئی عنقریب پوری ہونے والی ہے کہ کَتَبَ اللّٰہُ......۔ (صفحہ 8)

اس نے زمین پر بھی دو نشان ظاہر کئے۔ ایک قرآن شریف والا۔ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ اور حدیث میں ہے وَلَیُتْرَکُنَّ الْقِلَاصُ فَلَا یُسْعٰی علیھا۔

جس کی تکمیل کے لئے ارض حجاز میں یعنی مدینہ اور مکہ کی راہ میں ریل بھی طیار ہو رہی ہے۔'' (صفحہ 8)

فرماتے ہیں ''دوسرا نشان طاعون کا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ اِلَّا نَحْنُ مُھْلِکُوْھَا ......۔

سو خدا نے ملک میں ریل بھی جاری کر دی اور طاعون بھی بھیج دی۔ تا زمین بھی گواہ ہو اور آسمان بھی۔

جیسا کہ میں نے خدا سے الہام پا کر ایک گروہ انسانوں کے لئے جو میرے قول پر چلنے والے ہیں عذاب طاعون سے بچنے کے لئے خوش خبری پائی ہے اور اس کو شائع کر دیا ہے ایسا ہی اگر اپنی قوم کی بھلائی آپ لوگوں کے دل میں ہے تو آپ لوگ بھی اپنے ہم مذہبوں کے لئے خدا تعالیٰ سے نجات کی بشارت حاصل کریں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہیں گے اور اس بشارت کو میری طرح بذریعہ چھپے ہوئے اشتہاروں کے شائع کریں۔ تا لوگ سمجھ لیں کہ خدا آپ کے ساتھ ہے یہ موقع عیسائیوں کے لئے بھی بہت ہی خوب ہے۔ وہ ہمیشہ کہتے ہیں کہ نجات مسیح سے ہے پس اب ان کا بھی فرض ہے کہ ان مصیبت کے دنوں میں عیسائیوں کو طاعون سے نجات دلاویں۔ ان تمام فرقوں سے جس کی زیادہ سنی گئی وہی مقبول ہے۔'' (صفحہ 9)

فرمایا ''بالآخر یاد رہے کہ ہم اس اشتہار میں اپنی جماعت کو جو مختلف حصوں پنجاب اور ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے ٹیکہ لگوانے سے منع نہیں کرتے۔ جن لوگوں کی نسبت گورنمنٹ کا قطعی حکم ہو۔ ان کو ضرور ٹیکا کرانا چاہئے اور گورنمنٹ کے حکم کی اطاعت کرنی چاہئے اور جن کو اپنی رضامندی پر چھوڑا گیا ہے۔ اگر وہ اس تعلیم پر پورے قائم نہیں ہیں جو اُن کو دی گئی ہے تو ان کو بھی ٹیکہ کرانا مناسب ہے۔ تا وہ ٹھوکر نہ کھاویں اور اگر یہ سوال ہو کہ وہ تعلیم کیا ہے جس کی پوری پابندی طاعون کے حملہ سے بچا سکتی ہے تو میں بطور مختصر چند سطریں نیچے لکھ دیتا ہوں۔

خدا کا وعدہ: اِنِّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا۔ وہ لوگ بھی جو میری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔''

(صفحہ 10)

فرمایا ''انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آئے تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے اور ایک نئی تجلّی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی نئی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے'' ...... پھر فرمایا ''انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسانوں کے تغیر ہوتے ہیں۔ تو خدا بھی ایک نئی تجلّی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے۔'' (صفحہ 11)

فرمایا: دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو۔ جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اُس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ اس میں قرآن کریم کی اس آیت کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ وَمَنْ یَّلْعَنِ اللّٰہُ ......(النساء:53)

ترجمہ: اور جس پر اللہ لعنت کرے اس کے لئے کوئی مددگار نہیں پائے گا۔ (صفحہ 12)

پھر صلح کے متعلق صفحہ 12 پر فرماتے ہیں: ”تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ (صفحہ 13)

فرمایا: ”تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر خدا تم سے راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔“

پھر فرمایا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔

پھر آپ فرماتے ہیں ”جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔“

فرمایا: تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اُس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر نجات یافتہ لکھے جاؤ......

فرمایا ”یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ جو تقویٰ سے خالی ہو۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی، وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔“ (صفحہ 15)

فرمایا ”اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری مدد کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو......“ (صفحہ 15)

فرمایا: ”ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا۔ وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا“

فرمایا: ”ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے۔ وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا۔ جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں۔“ (صفحہ 19)

فرمایا: اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے۔ کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا ان کی حمایت میں۔

اللہ تعالیٰ سے محبت اور ہستی باری تعالیٰ کے بیان میں فرماتے ہیں۔

”ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی یہ دولت لینے کے لائق ہے۔ اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو۔ کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا، یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں، کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں، کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں، اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔ (صفحہ 21،22)

میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے۔ چاہئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے۔

فرمایا: تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے۔ اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں۔ (صفحہ 23)

تم روح کے وسیلہ سے اُن پاک علوم تک پہنچائے جاؤ گے جن تک غیروں کی رسائی نہیں۔ اگر صدق سے مانگو تو آخر تم اسے پاؤ گے۔ تم سمجھو گے کہ یہی علم ہے جو دل کو تازگی اور زندگی بخشتا ہے اور یقین کے مینار تک پہنچا دیتا ہے۔

فرمایا: ہر ایک پاک حکمت آسمان سے آتی ہے۔ پس تم زمینی لوگوں سے کیا ڈھونڈتے ہو۔ جن کی روحیں آسمان کی طرف جاتی ہیں وہی حکمت کے وارث ہیں۔ جن کو خود تسلی نہیں وہ کیونکر تمہیں تسلی دے سکتے ہیں۔ مگر پہلے دلی پاکیزگی ضروری ہے۔ (صفحہ 24)

فرمایا: میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے مگر روح القدس کے اترنے کا کبھی دروازہ بند نہیں ہوتا۔ خدا نے دنیا کے فیضوں کی راہیں جن کی اس وقت تمہیں ضرورت تھی اس زمانہ میں تم پر بند نہیں کیں بلکہ زیادہ کیں۔ تو کیا تمہارا ظن ہے کہ آسمان کے فیوض کی راہیں جن کی اس وقت تمہیں ضرورت تھی وہ تم پر اس نے بند کر دی ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ بہت صفائی سے وہ دروازہ کھولا گیا ہے۔ (صفحہ 25)

فرمایا: ایک ذرہ بدی کا بھی قابل پاداش ہے۔ وقت تھوڑا ہے اور کار عمر ناپیدا۔ تیز قدم اُٹھاؤ کہ شام نزدیک ہے۔ جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھ لو۔

تین چیزیں ہیں جو تمہاری ہدایت کے لئے خدا نے تمہیں دی ہیں۔ سب سے اوّل قرآن ہے۔ دوسرا ذریعہ ہدایت کا سنت ہے۔ یعنی وہ پاک نمونے جو آنحضرت صلعم نے اپنے فعل اور عمل سے دکھلائے۔ تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے جو آپ کے بعد آپ کے اقوال جمع کئے گئے اور حدیث کا رتبہ قرآن اور سنت سے کم تر ہے کیونکہ اکثر حدیثیں ظنی ہیں لیکن اگر سنت ہے تو وہ اس کو یقینی کر دے گی۔ (صفحہ 26)

فرماتے ہیں: مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ الخیر کُلُّہٗ فِی الْقُرآن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔

قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے۔ اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔ بجز قرآن کس کتاب نے اپنی ابتداء میں ہی اپنے پڑھنے والوں کو یہ دعا سکھلائی اور یہ امید دی۔ اِھْدِنَا الصِّراطَ المستقیم ...... یعنی ہمیں اپنی نعمتوں کی راہ دکھلا جو پہلوں کو دکھلائی گئی۔ جو نبی اور رسول اور صدیق اور شہید اور صالح تھے۔ پس اپنی ہمتیں بلند کر لو اور قرآن کی دعوت کو رد مت کرو۔ وہ تمہیں وہ نعمتیں دینا چاہتا ہے جو پہلوں کو دی تھیں۔ (صفحہ 27)

فرمایا: پس تم خدمت اور عبادت میں لگے رہو۔ تمہاری تمام کوشش اس میں مصروف ہونی چاہئے کہ تم خدا کے تمام احکام کے پابند ہو جاؤ اور یقین میں ترقی چاہو۔ نجات کے لئے نہ الہام نمائی کے لئے۔ (صفحہ 28)

فرمایا: چاہئے کہ نامحرم کے مقابلہ کے وقت تیری آنکھ خوابیدہ رہے۔ تجھے اس کی صورت کی کچھ خبر نہ ہو۔ مگر اسی قدر جیسا کہ ایک دھندلی نظر سے ابتداء بزول الماء انسان دیکھتا ہے۔ (صفحہ 29)

فرمایا: قرآن انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ اپنے دشمنوں سے پیار کرو۔ بلکہ وہ کہتا ہے کہ چاہیے کہ نفسانی رنگ میں تیرا کوئی بھی دشمن نہ ہو اور تیری ہمدردی ہر ایک کے لئے عام ہو۔ خدا سے عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کی فرمانبرداری کرنا، اور خدا سے احسان یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے۔ (صفحہ 30)

فرمایا: قرآن کہتا ہے کہ تم ایسا مت کرو کہ اپنے سارے کام لوگوں سے چھپاؤ، بلکہ تم حسب مصلحت بعض اپنے نیک اعمال پوشیدہ طور پر بجا لاؤ۔ جبکہ تم دیکھو کہ پوشیدہ کرنا تمہارے نفس کے لئے بہتر ہے۔ اور بعض اعمال دکھلا کر بھی کرو۔ جبکہ تم دیکھو کہ دکھلانے میں عام لوگوں کی بھلائی ہے تا تمہیں دو بدلے ملیں اور تا کمزور لوگ جو ایک نیکی کے کام پر جرأت نہیں کر سکتے وہ بھی تمہاری پیروی سے اس نیک کام کو کر لیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ نہ صرف قول سے لوگوں کو سمجھاؤ بلکہ فعل سے بھی تحریک کرو۔ کیونکہ ہر ایک جگہ قول اثر نہیں کرتا۔ بلکہ اکثر جگہ نمونہ کا بہت اثر ہوتا ہے۔ (صفحہ 31)

فرمایا: وانْ مِنْ شيءٍ الا يسبّح بحمده ......

یعنی ذرہ ذرہ زمین کا اور آسمان کا خدا کی تحمید اور تقدیس کر رہا ہے اور جو کچھ ان میں ہے وہ تحمید اور تقدیس میں مشغول ہے۔ پہاڑ اس کے ذکر میں مشغول ہیں، دریا اس کے ذکر میں مشغول ہیں۔ درخت اس کے ذکر میں مشغول ہیں اور بہت سے راستباز اس کے ذکر میں مشغول ہیں اور جو شخص دل اور زبان کے ساتھ اس کے ذکر میں مشغول نہیں اور خدا کے آگے فروتنی نہیں کرتا۔ اس سے طرح طرح کے شکنجوں اور عذابوں سے قضاء وقدر الٰہی فروتنی کرا رہی ہے۔ (صفحہ 32)

فرمایا: اگر کوئی انسان الٰہی شریعت کے احکام کا سرکش ہے تو الٰہی قضاء وقدر کے حکم کا تابع ہے۔ ان دونوں سے باہر کوئی نہیں کسی نہ کسی آسمانی حکومت کا جوا ہر ایک کی گردن پر ہے...... کوئی چور، خونی، زانی، کافر، فاسق، سرکش، جرائم پیشہ کسی قسم کی بدی زمین پر نہیں کر سکتا جب تک کہ آسمان پر سے اس کو اختیار نہ دیا جائے۔ (صفحہ 33)

فرمایا: اور اگر ایسے لوگ ہیں کہ گناہ کر ہو چکے ہیں تو استغفار ان کو یہ فائدہ پہنچاتا ہے کہ گناہ کے نتائج سے یعنی عذاب سے بچائے جاتے ہیں۔ کیونکہ نور کے آنے سے ظلمت باقی نہیں رہ سکتی اور جرائم پیشہ جو استغفار نہیں کرتے یعنی خدا سے طاقت نہیں مانگتے وہ اپنے جرائم کی سزا پاتے رہتے ہیں۔ (صفحہ 34)

فرمایا: اگر خدا کا قانون ابھی سخت ہو جائے اور ہر ایک زنا کرنے والے پر بجلی گرے اور ہر ایک چور کو بیماری پیدا ہو کر ہاتھ گل سڑ کر گر جائیں اور ہر ایک سرکش خدا کا منکر اُس کے دین کا منکر طاعون سے مرے تو ایک ہفتہ گزرنے سے پہلے ہی تمام دنیا راستبازی اور نیک بختی کی چادر پہن سکتی ہے۔ پس خدا کی زمین پر بادشاہت تو ہے لیکن آسمانی قانون کی نرمی نے اس قدر آزادی دے رکھی ہے کہ جرائم پیشہ جلدی نہیں پکڑے جاتے۔ (صفحہ 35)

فرمایا: انسانی خطا کاریاں اگر توبہ کے ساتھ ختم ہوں تو وہ انسان کو فرشتوں سے بہت اچھا بنا سکتی ہیں۔ کیونکہ فرشتوں میں ترقی کا مادہ نہیں، انسان کے گناہ توبہ سے بخشے جاتے ہیں اور حکمت الٰہی نے بعض افراد میں سلسلہ خطا کاریوں کا باقی رکھا ہے تا وہ گناہ کر کے اپنی کمزوری پر اطلاع پاویں اور پھر توبہ کر کے بخشے جاویں۔ (صفحہ 36)

فرمایا: انجیل نے اس پر کوئی دلیل پیش نہیں کی کہ کیوں ابھی تک خدا کی بادشاہت زمین پر نہیں آئی۔ البتہ مسیح کا باغ میں اپنے بچ جانے کے لئے ساری رات دعا کرنا اور دعا قبول بھی ہو جانا جیسا کہ عبرانیاں 5 آیت 7 میں لکھا ہے۔ (اس نے اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اسی سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اُس کو موت سے بچا سکتا تھا اور خدا ترسی کے سبب سے اس کی سنی گئی) مگر پھر بھی خدا کا اس سے چھڑانے پر قادر نہ ہونا یہ بزعم عیسائیاں ایک دلیل ہو سکتی ہے کہ اس زمانہ میں خدا کی بادشاہت زمین پر نہیں تھی۔ مگر ہم نے اس سے بڑھ کر ابتلا دیکھے ہیں اور اُن سے نجات پائی ہے ہم کیونکر خدا کی بادشاہت کا انکار کر سکتے ہیں۔ (صفحہ 37)

فرمایا: پس یہ خدا کی بادشاہت تھی جس نے اس مقدمہ سے مجھے بچا لیا جو مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں کے اتفاق سے مجھ پر کھڑا کیا گیا تھا ایسا ہی نہ ایک دفعہ بلکہ بیسیوں دفعہ میں نے خدا کی بادشاہت کو زمین پر دیکھا اور مجھے خدا کی اس آیت پر ایمان لانا پڑا کہ له ملك السموات والارض۔ (صفحہ 38)

فرمایا: سورہ فاتحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین پر خدا کی بادشاہت موجود ہے اسی لئے سورہ فاتحہ میں تمام لوازم بادشاہت کے بیان کئے گئے ہیں۔ چنانچہ اس کی ربوبیت بھی موجود اور رحمیت بھی موجود اور سلسلہ سزا بھی موجود۔ غرض جو کچھ بادشاہت کے لوازم میں سے ہوتا ہے، زمین پر سب کچھ خدا کا

موجود ہے۔ (صفحہ 39)

فرمایا: بلکہ آسمان کی تجلی تو ایک ایمانی امر ہے عام انسان نہ آسمان پر گئے نہ اس کا مشاہدہ کیا مگر زمین پر جو خدا کی بادشاہت کی تجلی ہے وہ تو صریح ہر ایک شخص کو آنکھوں سے نظر آ رہی ہے، ہر ایک انسان خواہ کیسا ہی دولتمند ہو اپنی خواہش کے مخالف موت کا پیالہ پیتا ہے۔ پس دیکھو اس شاہ حقیقی کے حکم کی کیسی زمین پر تجلی ہے کہ جب حکم آجاتا ہے تو کوئی اپنی موت کو ایک سیکنڈ بھی روک نہیں سکتا۔

(صفحہ 40)

فرمایا: اور دوسری طرف تمام محققین عیسائیوں نے سچے دل سے یہ بات مان لی ہے یعنی اپنی تحقیقات جدیدہ سے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ آسمان کچھ چیز ہی نہیں ان کا کچھ وجود ہی نہیں پس ماحصل یہ ہوا کہ خدا کی بادشاہت سے اُن کی انجیل نے خدا کو جواب دے دیا۔ تو اب بقول ان کے خدا کے پاس نہ زمین کی بادشاہت رہی نہ آسمان کی، مگر ہمارے خدائے عزوجل نے سورۃ فاتحہ میں نہ آسمان کا نام لیا نہ زمین کا نام اور یہ کہہ کر حقیقت سے ہمیں خبر دے دی کہ وہ رب العالمین ہے۔ (صفحہ 41)

فرمایا: انجیل کی دعا میں تو ہر روزہ روٹی مانگی گئی ہے۔ جیسا کہ کہا کہ ہماری روزانہ روٹی آج ہمیں بخش۔''

مگر تعجب ہے کہ جس کی ابھی تک زمین پر بادشاہت نہیں آئی وہ کیونکر روٹی دے سکتا ہے۔

(صفحہ 42)

فرمایا: پھر اس سے دعا مانگنے کی تعلیم کی ہے اور دعا جو مانگی گئی ہے وہ مسیح کی تعلیم کردہ دعا کی طرح صرف ہر روزہ روٹی کی درخواست نہیں، بلکہ جو جو انسانی فطرت کو ازل سے استعداد بخشی گئی ہے اور اُس کو پیاس لگا دی گئی ہے وہ دعا سکھلائی گئی ہے اور وہ یہ ہے اھدنا الصراط ...... یعنی تو ہمیں گزشتہ راستبازوں کا وارث بنا اور ہر ایک نعمت جو اُن کو دی ہے ہمیں بھی دے اور ہمیں بچا کہ ہم نافرمان ہو کر مورد غضب نہ ہو جائیں اور ہمیں بچا کہ ہم تیری مدد سے بے نصیب رہ کر گمراہ نہ ہو جائیں۔ آمین (صفحہ 43)

فرمایا: پس تم محل اور موقع کو دیکھ کر ہر ایک نیکی کرو۔ کیونکہ وہ نیکی بدی ہے جو محل اور موقع کے برخلاف ہے۔ اعلیٰ درجہ کے حلیم اور خلیق بنو۔ لیکن نہ بے محل اور بے موقعہ۔ (صفحہ 44)

فرمایا: یاد رکھو کہ حقیقی اخلاق فاضلہ جن کے ساتھ نفسانی اغراض کی کوئی زہریلی آمیزش نہیں وہ اُوپر سے بذریعہ روح القدس آتے ہیں۔ سوتم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو۔ ٹھٹھا ہنسی، کینہ وری، گندہ زبانی، لالچ، جھوٹ، بدکاری، بدنظری، بدخیالی، دنیا پرستی، تکبر، غرور، خود پسندی، شرارت، کج بحثی سب چھوڑ دو۔ (صفحہ 45)

سورہ فاتحہ نری تعلیم ہی نہیں بلکہ اس میں ایک بڑی پیش گوئی بھی ہے اور وہ یہ کہ خدا نے اپنی چاروں صفات، ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت، مالک یوم الدین یعنی اقتدار جزا سزا کا ذکر کر کے اور اپنی عام قدرت کا اظہار فرما کر پھر اس کے بعد کی آیتوں میں یہ دعا سکھلائی ہے کہ خدایا ایسا کر کہ گزشتہ راستباز نبیوں رسولوں کے ہم وارث ٹھہرائے جائیں۔ ان کی راہ ہم پر کھولی جائے۔ ان کی نعمتیں ہم کو دی جائیں۔

پھر فرمایا: سورۃ تحریم میں بھی اشارہ کیا ہے کہ بعض افرادِ امت کی نسبت فرمایا ہے کہ وہ مریم صدیقہ سے مشابہت رکھیں گے۔ جس نے پارسائی اختیار کی۔ تب اس کے رحم میں عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور عیسیٰ اُس سے پیدا ہوا۔ اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس امت میں ایک شخص ہوگا کہ پہلے مریم کا مرتبہ اس کو ملے گا پھر اس میں عیسیٰ کی روح پھونکی جاوے گی۔ تب مریم میں سے عیسیٰ نکل آئے گا۔ یعنی وہ مریمی صفات سے عیسوی صفات کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ گویا مریم ہونے کی صفت نے عیسیٰ ہونے کا بچہ دیا اور اس طرح پر وہ ابن مریم کہلائے گا۔ (صفحہ 48)

فرمایا: مجھے عین صدی کے سر پر جیسا کہ مسیح ابن مریم چودھویں صدی کے سر پر آیا تھا مسیح (-) کر کے بھیجا اور میرے لئے اپنے زبردست نشان دکھلا رہا ہے اور آسمان کے نیچے کسی مخالف مسلمان یا یہودی یا عیسائی وغیرہ کو طاقت نہیں کہ ان کا مقابلہ کرے اور خدا کا مقابلہ عاجز اور ذلیل انسان کیا کر سکے۔ یہ تو وہ بنیادی اینٹ ہے جو خدا کی طرف سے ہے۔ ہر ایک جو اس اینٹ کو توڑنا چاہے گا۔ وہ توڑ نہیں سکے گا۔ مگر یہ اینٹ جب اس پر پڑے گی تو اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی۔ کیونکہ اینٹ خدا کی اور ہاتھ خدا کا۔ (صفحہ 54)

فرمایا: یہ پیلاطوس مسیح ابن مریم کے پیلاطوس کی نسبت زیادہ با اخلاق ثابت ہوا۔ کیونکہ عدالت کے امر میں وہ دلیری اور استقامت سے عدالت کا پابند رہا۔ (صفحہ 55)

اور اس نے عدالت پر پورا قدم مارنے سے ایسا عمدہ نمونہ دکھایا کہ اگر اس کے وجود کو قوم کا فخر اور حکام کے لئے نمونہ سمجھا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

فرمایا: ہم اس سچی گواہی کو ادا کرتے ہیں کہ اس پیلاطوس نے اس فرض کو پورے طور پر ادا کیا۔

فرمایا: اُس نے (کپتان ڈگلس) محض عدل کے لحاظ سے مدّعی کے مقابل پر کرسی دی اور جب مولوی محمد حسین نے جو سردار کاہن کی طرح مخالفانہ گواہی کے لئے آیا تھا۔ مجھے کرسی پر بیٹھا ہوا پایا اور جس ذلت کو دیکھنے کے لئے میری نسبت اُس کی آنکھ شوق رکھتی تھی۔ اُس ذلت کو اس نے نہ دیکھا۔ تب مساوات کو غنیمت سمجھ کر وہ بھی اِس پیلاطوس سے کرسی کا خواہشمند ہوا۔ مگر اِس پیلاطوس نے اسے ڈانٹا اور زور سے کہا کہ تجھے اور تیرے باپ کو کبھی کرسی نہیں ملی۔ ہمارے دفتر میں تمہاری کرسی کے لئے کوئی ہدایت نہیں۔ (صفحہ 56)

فرمایا: مسیح نے بطور پیش گوئی خود بھی کہا کہ بجز یونس کے اور کوئی نشان دکھایا نہیں جائے گا۔ پس مسیح نے اپنے اس قول میں یہ اشارہ کیا کہ جس طرح یونس زندہ ہی مچھلی کے پیٹ میں داخل ہوا اور زندہ ہی نکلا۔ ایسا ہی میں بھی زندہ ہی قبر میں داخل ہوں گا اور زندہ ہی نکلوں گا۔ سو یہ نشان بجز اس کے کیونکر پورا ہو سکتا تھا۔ کہ مسیح زندہ صلیب سے اتارا جاتا اور زندہ قبر میں داخل ہوتا اور یہ جو حضرت مسیح نے کہا کہ کوئی اور نشان نہیں دکھایا جائے گا اس فقرہ میں گویا مسیح اُن لوگوں کا رد کرتا ہے کہ جو کہتے ہیں کہ مسیح نے یہ نشان بھی دکھلایا کہ آسمان پر چڑھ گیا۔ (صفحہ 57)

پھر فرمایا: بہرحال پہلے مسیح کی نسبت آخری مسیح پر بہت شور اور منصوبہ اٹھایا گیا تھا اور میرے مخالف اور ساری قوموں کے سرگروہ جمع ہو گئے تھے۔ مگر آخری پیلاطوس نے سچائی سے پیار کیا اور اپنے اس قول کو پورا کر کے دکھلایا کہ جو اس نے مجھے مخاطب کر کے کہا تھا کہ میں تم پر خون کا الزام نہیں لگاتا۔

سو اس نے مجھے بہت صفائی اور مردانگی سے بری کیا اور پہلے پیلاطوس نے مسیح کے بچانے کے لئے حیلوں سے کام لیا۔ (صفحہ 58)

فرمایا: پس دنیا اور دین کی اغراض کے لئے اصل دعا راہ نکالنے کی دعا ہے۔ جب سیدھی راہ کسی امر کے متعلق ہاتھ میں آجائے تو یقیناً وہ امر بھی خدا کے فضل سے حاصل ہو جاتا ہے۔ (صفحہ 59)

فرمایا: دوسرا ذریعہ ہدایت کا سنت ہے یعنی آنحضرت صلعم کی عملی کارروائیاں جو آپؐ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کے لئے کر کے دکھلائیں۔ یہ دھوکہ نہ لگے کہ سنت اور حدیث ایک چیز ہے کیونکہ حدیث تو سوڈیڑھ سو برس کے بعد جمع کی گئی۔ مگر سنت کا قرآن شریف کے ساتھ ہی وجود تھا۔ تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے۔ کیونکہ بہت سے اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی ہیں اور نیز بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن کی خادم اور سنت کی خادم ہے۔

(صفحہ 61)

فرمایا: قرآن اور سنت نے اصل کام سب کر دکھایا ہے اور حدیث صرف تائیدی گواہ ہے۔ میں جانتا ہوں کہ کوئی پرہیزگار اس پر جرأت نہیں کرے گا کہ ایسی حدیث پر عقیدہ رکھے کہ وہ قرآن اور سنت کے برخلاف اور ایسی حدیثوں کے مخالف ہے جو قرآن کے مطابق ہیں۔ (صفحہ 62)

فرمایا: چاہئے کہ احادیث نبویہ پر ایسے کاربند ہو کہ کوئی حرکت نہ کرو اور نہ سکون اور نہ کوئی فعل کرو اور نہ ترک فعل مگر اس کی تائید میں تمہارے پاس کوئی حدیث ہو۔ (صفحہ 63)

اگر کوئی حدیث ضعیف ہے مگر قرآن سے مطابقت رکھتی ہے تو اس حدیث کو قبول کر لو۔ کیونکہ قرآن اس کا مُصدِّق ہے۔ اور اگر کوئی ایسی حدیث ہے جو کسی پیش گوئی پر مشتمل ہے مگر محدثین کے نزدیک وہ ضعیف ہے اور تمہارے زمانہ میں یا پہلے اس سے حدیث کی پیش گوئی سچی نکلی ہے تو اس حدیث کو سچی سمجھو۔ خیال کرو کہ اگر ایسی حدیث ہزار ہو اور محدثین کے نزدیک ضعیف ہو اور ہزار پیش گوئی اس کی سچی نکلے تو کیا تم ان حدیثوں کو ضعیف قرار دے کر (دین) کے ہزار ثبوت ضائع کر دو گے۔ پس اس صورت میں تم (دین) کے دشمن ٹھہرو گے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلا یُظْهِرُ علی غَيْبِهٖ ......۔ (الجن 28-27)

پس سچی پیش گوئی بجز سچے رسول کے کس کی طرف منسوب ہو سکتی ہے۔ (صفحہ 63)

تاہم مسلمانوں کے لئے صحیح بخاری نہایت متبرک اور مفید کتاب ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جس میں صاف طور پر لکھا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے۔ (صفحہ 65)

اے خدا کے طالب بندو! کان کھولو اور سنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں۔ یقین ہی ہے جو گناہ سے چھڑاتا ہے۔ یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے۔ یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق صادق بناتا ہے۔ کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو۔ کیا تم جذبات نفس سے بغیر یقینی تجلی کے رک سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی تسلی پا سکتے ہو۔ مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک تم جبکہ تمہیں یقین کی دولت دی جائے کہ اس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہوگا۔ (صفحہ 66)

فرمایا: اے وے لوگو! جو نیکی اور راستبازی کے لئے بلائے گئے ہو تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اُس وقت تم میں پیدا ہوگی اور اُسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے۔ جبکہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں، شیطان ان پر چڑھ نہیں سکتا۔ ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا۔

وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے۔ (صفحہ 67)

فرمایا: موت کو یاد رکھو کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے اور تم اس سے بے خبر ہو۔ کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جائے۔ (صفحہ 68)

فرمایا: سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ اُن کی نماز اور اُن کا استغفار سب رسمیں ہیں۔ جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض اَدْعیۂ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرّعانہ ادا کر لیا کرو۔ تا کہ تمہارے دلوں پر اِس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔ (صفحہ 69)

فرمایا: نماز میں آنے والی بلاؤں کا علاج ہے تم نہیں جانتے کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کے قضاء وقدر تمہارے لئے لائے گا۔ پس قبل اس کے جو دن چڑھے تم اپنے مولا کی جناب میں تضرع کرو۔ کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا دن چڑھے۔ اے امیرو اور بادشاہو اور دولتمندو! آپ لوگوں میں ایسے بہت ہی کم ہیں جو خدا سے ڈرتے اور اس کی تمام راہوں میں راستباز ہیں۔ ہر ایک امیر جو نماز نہیں پڑھتا اور

خدا سے لاپرواہ ہے اس کے تمام نوکروں چاکروں کا گناہ اس کی گردن پر ہے۔ (صفحہ 70)

فرمایا: پرہیز گار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بدخُلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ خدا یا اس کے بندوں کی ہمدردی سے لاپرواہ ہونا لعنتی زندگی ہے۔ (صفحہ 71)

بدقسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے اور خدا کے حرام کو ایسی بیباکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اس کے لئے حلال ہے غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی کو گالی کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور شہوات کے جوش میں بے حیائی کے طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ سو وہ سچی خوشحالی کو نہیں پائے گا۔ یہاں تک کہ مرے گا، اے عزیزو۔ تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت گزر چکے، سو اپنے مولیٰ کو ناراض مت کرو...... اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھر جاؤ گے۔ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کرسکتا اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا، اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائے گا۔

(صفحہ 71)

فرمایا: خدا ان لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اس کے ہو جاتے ہیں سو خدا کی طرف آ جاؤ اور اس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو، اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو۔ یہی راہ نجات کی ہے۔ حاشیہ۔

جو شخص بنی نوع پر قوت غضبی بڑھاتا ہے۔ وہ غضب سے ہی ہلاک کیا جاتا ہے۔ اس لئے خدا نے سورہ فاتحہ میں یہود کا نام مغضوب علیھم رکھا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ قیامت کو تو ہر ایک مجرم خدا کے غضب کا مزہ چکھے گا مگر جو ناحق دنیا میں غضب کرتا ہے وہ دنیا میں ہی الٰہی غضب کا مزہ چکھ لیتا ہے۔ نصاریٰ سے یہود کی نسبت دنیا میں غضب ظہور میں نہ آیا اس لئے سورہ فاتحہ میں ان کا نام ضالین رکھا گیا۔ ضالین کے لفظ کے دو معنی ہیں ایک تو یہ ہے کہ گمراہ ہیں اور دوسرے معنی اس کے ہیں کہ کھوئے جائیں گے۔ یہ میرے نزدیک ان کے لئے بشارت ہے کہ کسی وقت جھوٹے مذہب سے نجات پاکر (-) میں کھوئے جائیں گے۔

(صفحہ 72)

غرض ضالین کے لفظ میں جو سورہ فاتحہ کے آخر میں ضلالت کے دوسرے معنوں کے لحاظ سے کہ ایک چیز کا دوسری چیز میں محو ہو جانا اور کھوئے جانا ہے۔ عیسائیوں کی آئندہ مذہبی حالت کے لئے یہ ایک پیش گوئی ہے۔ (صفحہ 73)

فرمایا: سارا قرآن بار بار کہہ رہا ہے کہ دین میں جبر نہیں اور صاف طور پر ظاہر کر رہا ہے کہ جن لوگوں سے آنحضرت صلعم کے وقت میں لڑائیاں کی گئیں تھیں وہ لڑائیاں دین کو جبراً شائع کرنے کے لئے نہیں تھیں۔ بلکہ یا تو بطور سزا تھیں۔ یعنی ان لوگوں کو سزا دینا منظور تھا جنہوں نے ایک گروہِ کثیر مسلمانوں کو قتل کر دیا اور بعض کو وطن سے نکال دیا تھا اور نہایت سخت ظلم کیا تھا اور یا وہ لڑائیاں ہیں جو بطور مدافعت تھیں۔ یعنی جو لوگ اسلام کے نابود کرنے کے لئے پیش قدمی کرتے تھے یا اپنے ملک میں اسلام کو شائع ہونے سے جبراً روکتے تھے ان سے بطور حفاظت خود اختیاری یا ملک میں آزادی پیدا کرنے کے لئے لڑائی کی جاتی تھی۔ بجز ان تین صورتوں کے آنحضرت صلعم اور آپ کے مقدس خلیفوں نے کوئی لڑائی نہیں کی۔ (صفحہ 74)

فرمایا: کریئر ڈلا سیرا جنوبی اٹلی کے سب سے مشہور اخبار نے مندرجہ ذیل عجیب خبر شائع کی ہے۔

18 جولائی 1879ء کو یروشلم میں ایک بوڑھا راہب مسمیٰ کو رمرا۔ جو اپنی زندگی میں ایک ولی مشہور تھا اس کے پیچھے اس کی کچھ جائیداد رہی اور گورنر نے اس کے رشتہ داروں کو تلاش کر کے ان کے حوالے دو لاکھ فرینک (ایک لاکھ پونے انیس ہزار روپیہ) کئے جو مختلف ملکوں کے سکوں میں تھے اور اس غار میں سے ملے جہاں وہ راہب بہت عرصہ سے رہتا تھا۔ روپیہ کے ساتھ بعض کاغذات بھی ان رشتہ داروں کو ملے جن کو وہ پڑھ نہ سکتے تھے۔ چند عبرانی زبان کے فاضلوں کو ان کاغذات کے دیکھنے کا موقع ملا۔ تو ان کو یہ عجیب بات معلوم ہوئی کہ یہ کاغذات بہت ہی پرانی عبرانی زبان میں تھے جب ان کو پڑھا گیا تو یہ عبارت تھی۔

''پطرس ماہی گیر یسوع مریم کے بیٹے کا خادم اس طرح پر لوگوں کو خدا تعالیٰ کے نام میں اور اس کی مرضی کے مطابق خطاب کرتا ہے۔''

اور یہ خط اس طرح پر ختم ہوتا ہے۔ ''میں پطرس ماہی گیر نے یسوع کے نام میں اور اپنی عمر کے نوے (90) سال میں یہ محبت کے الفاظ اپنے آقا اور مولیٰ یسوع مسیح مریم کے بیٹے کی موت کے تین عید فسخ بعد (یعنی تین سال بعد) خداوند کے مقدس گھر کے نزدیک بولیر کے مکان میں لکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

(صفحہ 77)

ایک اسرائیلی عالم توریت کی شہادت دربارہ قبر مسیح، عبرانی زبان میں درج ہے، ترجمہ ساتھ ہے۔

(صفحہ 78)

فرمایا: ایک مولوی صاحب نے میرٹھ سے بذریعہ رجسٹری اطلاع دی ہے کہ امرتسر میں جلسہ ندوۃ العلماء ہے۔ اس جگہ آ کر بحث کرنی چاہئے۔ فرمایا: ہر ایک کو اختیار ہے کہ قادیان میں آوے مگر بحث کے لئے نہیں بلکہ صرف طلب حق کے لئے ہماری تقریر کو سنے، اگر شک رہے تو غربت اور ادب کے طریق سے اپنے شکوک کو رفع کراوے اور وہ جب تک قادیان میں رہے گا۔ بطور مہمان کے سمجھا جائے گا، ہمیں ندوہ وغیرہ کی ضرورت نہیں اور نہ ان کی طرف حاجت ہے یہ لوگ راستی کے دشمن ہیں مگر راستی دنیا میں پھیلتی جاتی ہے۔ (صفحہ 79)

فرمایا اگر (دین حق) میں تعدد نکاح کا مسئلہ نہ ہوتا تو ایسی صورتیں جو مردوں کے لئے نکاح ثانی کے لئے پیش آ جاتی ہیں، اس شریعت میں ان کا کوئی علاج نہ ہوتا۔ فرمایا: خدا کی شریعت دوا فروش کی دکان کی مانند ہے پس اگر دکان ایسی نہیں جس میں سے ہر ایک بیماری کی دوا مل سکتی ہے تو وہ دکان چل نہیں سکتی۔

حضور فرماتے ہیں ''وہ شریعت کس کام کی جس میں کل مشکلات کا علاج نہ ہو۔''

فرمایا: خدا کا یہ فرض تھا کہ مختلف صورتیں جو مسلمانوں میں پیش آنے والی تھیں اپنی شریعت میں ان کا ذکر کر دیتا۔ تا شریعت ناقص نہ رہتی۔ بے شک وہ مرد سخت ظالم ہے اور قابل مواخذہ ہے جو دو جوروئیں کر کے انصاف نہیں کرتا۔ مگر تم خود خدا کی نافرمانی کر کے مورد قہر الٰہی مت بنو۔ ہر ایک اپنے کام سے پوچھا جائے گا۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی نظر میں نیک بنو تو تمہارا خاوند بھی نیک کیا جائے گا۔

(صفحہ 81)

خاتمہ: یہ تمام نصائح جو ہم لکھ چکے ہیں اس غرض سے ہیں کہ تا ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے خوف میں ترقی کرے اور تا وہ اس لائق ہو جاویں کہ خدا کا غضب جو زمین پر بھڑک رہا ہے وہ ان تک نہ پہنچے اور تا ان طاعون کے دنوں میں وہ خاص طور پر بچائے جائیں۔

فرمایا: متقی وہ ہے جو خدا کے نشان سے متقی ثابت ہو۔ ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ میں خدا سے پیار کرتا ہوں مگر خدا سے پیار وہ کرتا ہے جس کا پیار آسمانی گواہی سے ثابت ہو۔ (صفحہ 82)

فرمایا: ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے، اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ (صفحہ 83)

فرمایا: قرآن کے اوّل میں بھی عیسائیوں کا رد اور ان کا ذکر ہے جیسا کہ آیت ایاك نعبد اور والضالین سے سمجھا جاتا ہے اور قرآن کے آخر میں بھی عیسائیوں کا رد ہے جیسا کہ سورۃ قل ھو اللہ احد سے سمجھا جاتا ہے اور قرآن کے درمیان میں بھی عیسائی مذہب کے فتنہ کا ذکر ہے، جیسا کہ آیت تکاد السمٰوات یتفطرن منہ سے سمجھا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے مباہلہ کے لئے بھی عیسائی ہی بلائے گئے تھے نہ کوئی اور مشرک۔ فرمایا: ہمارے نبی صلعم کی انسانیت اس قدر زبردست ہے کہ روح القدس کو بھی انسانیت کی طرف کھینچ لائی۔ (صفحہ 84)

فرمایا: پس تم ایسے برگزیدہ نبی کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہارتے ہو۔ تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق وصفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر درود بھیجیں۔ تم ایک موت اختیار کرو۔ تا تمہیں زندگی ملے۔ (اسی صفحہ پر طاعون کے متعلق فارسی میں نظم بھی ہے)

پھر فرماتے ہیں: اور تم نفسانی جوشوں سے اپنے اندر کو خالی کرو۔ تا خدا اس میں اترے، ایک طرف سے پختہ طور پر قطع کرو اور ایک طرف سے کامل تعلق پیدا کرو، خدا تمہاری مدد کرے۔ فرمایا: اب میں ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید ہو اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اس نور سے روشن ہو جو تمہارے ربّ سے تمہیں ملے۔

(صفحہ 85)

صفحہ 86 پر درخواست چندہ برائے توسیع مکان کے ضمن میں لکھا ہے کہ

''چونکہ خطرہ ہے کہ طاعون کا زمانہ قریب ہے اور یہ گھر وحی الٰہی کی رُو سے اس طوفان طاعون سے بطور کشتی کے ہوگا۔ نہ معلوم کس کس کو اس کی بشارت کے وعدہ سے حصہ ملے گا اس لئے یہ کام بہت جلدی کا ہے خدا پر بھروسہ کر کے جو خالق اور رازق ہے اور اعمال صالحہ کو دیکھتا ہے کوشش کرنی چاہئے۔ فرمایا: میں نے دیکھا کہ یہ ہمارا گھر بطور کشتی کے تو ہے مگر آئندہ اس کشتی میں نہ کسی مرد کی گنجائش ہے نہ عورت کی۔ اس لئے توسیع کی ضرورت پڑی۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

حضرت مسیح ناصری اور حضرت مسیح موعود کی کتاب کشتیٔ نوح کے باہم ملتے جلتے چند فقرات پیش خدمت ہیں۔

حضرت مسیح ناصری فرماتے ہیں:

مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی ان ہی کی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں کیونکہ وہ تسلی پائیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہوں گے۔ مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہوں گے۔ مبارک ہیں وہ جو رحمدل ہیں کیونکہ ان پر رحم کیا جائے گا۔ مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب ستائے گئے کیونکہ آسمان کی بادشاہی ان ہی کی ہے۔'' (متی باب 5 آیت 3 تا 10)

''یسوع نے اس سے کہا کہ تُو تو مجھے دیکھ کر ایمان لایا ہے مبارک ہیں وہ جو بغیر دیکھے ایمان لائے۔'' (یوحنا باب 20 آیت 29)

حضرت اقدس مسیح موعود کشتیٔ نوح میں فرماتے ہیں:

''پس مبارک وہ جو خدا کے لئے اپنے نفس سے جنگ کرتے ہیں اور بدبخت وہ جو اپنے نفس کے لئے خدا سے جنگ کر رہے ہیں اور اس سے موافقت نہیں کرتے جو شخص اپنے نفس کے لئے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔

(کشتی نوح صفحہ 25)

''مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے۔ مبارک تم جب کہ تمہیں یقین کی دولت دی جائے کہ اس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہوگا۔

(کشتی نوح صفحہ 66)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31دسمبر 2014ء کو بیت الفضل لندن میں بوقت 11بجے صبح درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ امۃ الرحمٰن حبیب صاحبہ

مکرمہ امۃ الرحمٰن حبیب صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد حبیب صاحب ارلز فیلڈ یو کے مورخہ 27دسمبر 2014ء کو 90سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔آپ کو 1970ء کے ابتدائی ایام میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق ملی۔حلقہ ارلز فیلڈ کی صدر بھی رہیں۔لازمی چندوں کے علاوہ دیگر مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔افریقہ میں بہت ساری بیوت الذکر کی تعمیر کیلئے بھی مالی مدد کی توفیق پائی۔غریبوں کی مدد اپنی بساط سے بڑھ کر کیا کرتی تھیں۔صوم وصلوٰۃ کی پابند، ملنسار، مہمان نواز، رشتہ داروں کا خیال رکھنے والی، بہت مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم صوفی محمد شریف صاحب معلم سلسلہ

مکرم صوفی محمد شریف صاحب معلم سلسلہ بیوت الحمد کالونی ربوہ مورخہ 17ستمبر 2014ء کو 73سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔آپ نے 47سال معلم سلسلہ کی حیثیت سے جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔صوم وصلوٰۃ کے پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے، بہت سادہ مزاج، متوکل، بروقت چندہ جات کی ادائیگی کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔آپ نے بچپن سے ہی اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود کا بیحد شوق تھا۔خلافت کے ساتھ والہانہ محبت رکھتے تھے۔

مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ

مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد اسماعیل صاحب مرحوم ربوہ مورخہ 10دسمبر 2014ء کو 95سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔آپ نے پاکستان میں کئی جماعتوں میں صدر لجنہ اماء اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔آپ نے 3بیٹوں کو جماعت کی خدمت کے لئے وقف کیا۔آپ کے ایک بیٹے مکرم محمد افضل مرزا صاحب آجکل کینیڈا میں مربی سلسلہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ کی بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔پسماندگان میں 3بیٹیاں اور 7بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم محمد شفیع صاحب سلیم پوری

مکرم محمد سلیم صاحب سلیم پوری آف سلیم پور ضلع سیالکوٹ مورخہ 14دسمبر 2014ء کو 90سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔میٹرک کے امتحان کے بعد بچپن کی عمر میں ''الفضل'' کے مطالعہ سے قبول احمدیت کی سعادت پائی۔اپنے گھر والوں کی مخالفت کے باوجود ہمیشہ ثابت قدم رہے۔1942ء میں آپ فوج میں حوالدار کلرک کی حیثیت سے بھرتی ہوئے۔آپ پرجوش داعی الی اللہ تھے اور اردو اور انگریزی لٹریچر منگوا کر اپنی بٹالین میں تقسیم کیا کرتے تھے۔ملٹری سروس کے بعد پاکستان آرڈیننس فیکٹری واہ کینٹ میں ملازم ہو گئے۔جہاں آپ نے جماعتی کتب ورسائل اور الفضل کی ایجنسی لے لی اور مسلسل 23سال تک اس خدمت کو بجالاتے رہے۔ریٹائرمنٹ کے بعد جماعت سلیم پور میں صدر جماعت، سیکرٹری اصلاح وارشاد اور زعیم انصاراللہ کی حیثیتوں سے خدمات بجالاتے رہے۔پنجگانہ نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، بہت شفیق، چندہ جات میں باقاعدہ ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔آپ کی اہلیہ شادی کے وقت احمدی نہ تھیں۔مگر خاوند کے نیک نمونہ کو دیکھ کر انہوں نے بھی احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے نواسے مکرم صباح الظفر صاحب مربی انچارج قرغیزستان کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم آغا حمید اللہ خان صاحب

مکرم آغا حمید اللہ خان صاحب ابن مکرم آغا عبداللہ خان صاحب مرحوم مورخہ 14دسمبر 2014ء کو 83سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔آپ نمازوں کے پابند، ملنسار، صلہ رحمی کرنے والے ہمدرد، بہت خوش اخلاق اور باوفا انسان تھے۔طبیعت میں مزاح کا عنصر غالب تھا۔خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود سے بہت عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی کوشش کرتے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 4بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ منصورہ اقبال صاحبہ

مکرمہ منصورہ اقبال صاحبہ کراچی مورخہ 15دسمبر 2014ء کو 52سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔آپ بلڈ کینسر کی مریضہ تھیں۔بیماری کا عرصہ بہت صبر اور راضی برضائے الٰہی رہتے ہوئے گزارا اور کبھی ناشکری کا کوئی کلمہ زبان پر نہ لائیں۔آپ نمازوں کی پابند، خوش اخلاق، مہمان نواز، ہر ایک سے احسان کرنے اور دوسروں کے دکھ سکھ میں شریک ہونے والی غریب پرور، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

مکرم احسان الحق صاحب

مکرم احسان الحق صاحب ابن مکرم ڈاکٹر سراج الدین صاحب مرحوم جرمنی مورخہ 23نومبر 2014 کو 75سال کی عمر میں طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔آپ کو 10سال محلہ دارالنصر شرقی ربوہ میں صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔آپ بہت دعا گو، تلاوت قرآن کریم کرنے والے ہر ایک سے پیار سے پیش آنے والے، چندوں میں باقاعدہ بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔آپ تحریک جدید کے دفتر اول کے مجاہدین میں شامل تھے۔جماعت اور خلافت سے بہت عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور 4بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم مہر ولی محمد صاحب

مکرم مہر ولی محمد صاحب احمد نگر مورخہ یکم ستمبر 2014ء کو 70سال کی عمر میں وفات پا گئے۔آپ نے گورنمنٹ ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد دفتر وصیت میں محرر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔اسی طرح آپ کو جماعت احمد نگر میں بحیثیت سیکرٹری مال ومحاسب 20سال خدمت کی توفیق ملی۔آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت ملنسار، مہمان نواز اور ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والے مخلص انسان تھے۔

مکرمہ صفیہ شوکت صاحبہ

مکرمہ صفیہ شوکت صاحبہ اہلیہ مکرم شوکت حیات مانگٹ صاحب صدر جماعت مانگٹ اونچا ضلع حافظ آباد مورخہ 2دسمبر 2014ء کو 51سال کی عمر میں طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔آپ نمازوں کی پابند، مہمان نواز، خلافت سے محبت رکھنے والی، خدمت دین کرنے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔آپ طویل عرصہ سے جگر کے عارضہ میں مبتلا تھیں۔بیماری کا تمام عرصہ نہایت صبر سے گزارا۔پسماندگان میں شوہر کے علاوہ 2بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

اطلاعات واعلانات

احمدی کا اعزاز

مکرم رشید احمد طاہر صاحب نائب صدر حلقہ سروبا گارڈن ضلع لاہور (ولد مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب) تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے سال 2014ء میں خاکسار کو محکمہ ٹیلی فون نے بہترین سی ایس آر (Lineman) کے طور پر منتخب کیا ہے۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل وکرم سے اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔آمین

درخواست دعا

مکرم محمد شبیر ہرل صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ بعارضہ فالج عرصہ تقریباً 5سال سے بیمار ہیں۔بالکل معذوری کی حالت ہے۔خود پہلو بھی نہیں بدل سکتیں۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کمال فضل اور رحم کے ساتھ سب مریضوں کے ساتھ ساتھ میری اہلیہ کو بھی شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

ایمبولینس کی فراہمی

ربوہ کے تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جب بھی مریض کو ایمرجنسی کی صورت میں فضل عمر ہسپتال لانا مقصود ہو تو درج ذیل نمبرز پر فوری رابطہ فرمائیں اور متعلقہ کارکن کو ایمبولینس کی فراہمی کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

فون نمبرز: 047-6211373,6213909

6213970,6215646

EXT: ایمبولینس سٹیشن: 184

استقبالیہ 120

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز گولبازار
الفضل جیولرز ربوہ
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649
میاں غلام مرتضیٰ محمود

گوندل کے ساتھ پچاس سال
گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

محترم سید منصور احمد بشیر صاحب مربی سلسلہ کی وفات

جماعت احمدیہ کے دیرینہ اور مخلص خادم محترم سید منصور احمد بشیر صاحب مربی سلسلہ مورخہ 30 دسمبر 2014ء کو ربوہ میں وفات پاگئے۔ آپ کی عمر 74 سال تھی۔ مورخہ 3 جنوری 2015ء کو آپ کی نماز جنازہ احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں 11 بجے دن محترم ملک خالد مسعود صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ دارالفضل میں تدفین کے بعد محترم ناصر احمد شمس صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ نے دعا کروائی۔

محترم سید منصور احمد بشیر صاحب کے خاندان کا تعلق جنوبی ہند سے ہے۔ جہاں سے یہ خاندان ہجرت کرکے لدھیانہ مشرقی پنجاب بھارت میں آباد ہوا۔ مرحوم کے والد محترم سید محمد اقبال حسین صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دور میں احمدیت قبول کی اور قبول احمدیت کے بعد 1937ء میں قادیان دارالامان میں اپنا مکان تعمیر کرلیا اور اپنی فیملی کو قادیان منتقل کر دیا۔ محترم سید منصور احمد بشیر صاحب 7 نومبر 1939ء کو قادیان میں پیدا ہوئے، پارٹیشن کے بعد مرحوم کے والد صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ڈی بی ہائی سکول میں ہیڈ ماسٹر لگ گئے۔ مرحوم نے ابتدائی تعلیم ٹوبہ ٹیک سنگھ سے حاصل کی۔ 1954ء میں ان کے والد صاحب کی ریٹائرمنٹ ہوئی جس کے بعد یہ فیملی ربوہ شفٹ ہوگئی۔ مرحوم حضرت سید محمد حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بھتیجے تھے۔

محترم سید منصور احمد بشیر صاحب نے B.Sc Chemistry کرنے کے بعد 1962ء میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ 1968ء میں آپ کی شادی محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ بنت مکرم مولوی نذیر احمد صاحب کے ساتھ ربوہ میں ہوئی۔ 1969ء میں بطور مربی سلسلہ سیرالیون بھجوائے گئے۔ 1974ء میں پاکستان واپسی ہوئی اور پھر آپ کی پوسٹنگ چکوال میں ہوئی وہاں اڑھائی سال کام کیا۔ مارچ 1977ء میں کینیڈا میں تقرر ہوا۔ آپ کینیڈا کے پہلے امیر جماعت اور پہلے مشنری انچارج تھے۔ دسمبر 1980ء میں پاکستان واپسی ہوئی اور ساتھ ہی جامعہ احمدیہ ربوہ میں تدریس کا کام شروع کر دیا۔ تقریباً اڑھائی سال تک انگلش کا مضمون پڑھایا۔ 1983ء سے 1986ء تک گھانا میں خدمات بجالاتے رہے۔ 1988ء میں یوگنڈا میں تقرری ہوئی۔ 1997ء میں پاکستان واپس آگئے۔ آپ نے 2009ء تک وکالت اشاعت میں کام کیا۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ کمزوری بڑھ گئی۔ آپ کو عرصہ 10 سال سے پارکنسن کا مرض لاحق تھا۔

مرحوم بڑے عمدہ اخلاق کے مالک تھے۔ آپ بلند حوصلہ، خوش گفتار، اعلیٰ سیرت و کردار، سلسلہ کی خاطر جوش و جذبہ رکھنے والے بااصول اور غیر تمند شخص تھے۔ نیز اپنوں اور غیروں کے ہمدرد، نظام جماعت اور خلافت احمدیہ کے شیدائی تھے۔

آپ انتھک محنت کرنے والے، مشقت سے نہ گھبرانے والے، بے پناہ حوصلہ، صبر اور متحمل مزاج تھے۔ آپ کی زندگی مسلسل جدوجہد اور پابندی وقت سے مرتب ہے۔ جو کام بھی آپ کے سپرد ہوتا اسے بخوبی اور احسن طریق سے انجام دیتے۔ آپ کی زندگی میں وقت کی پابندی اور ڈسپلن نمایاں تھے۔ آپ نے جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہی وصیت کا فارم پُر کیا۔ مرحوم کی خصوصیت تھی کہ جماعتی چندہ جات باقاعدگی سے خود سیکرٹری مال کو ادا کرتے تھے۔ مرحوم عبادت گزار تھے، باوجود بیماری کے ساری نمازیں باقاعدگی سے پڑھتے۔ بیماری میں بھی اکثر نمازیں بیت الذکر میں ادا کرتے تھے۔ اکثر قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے تھے۔ آپ کی ہر صبح کا آغاز تہجد، نماز فجر، تلاوت قرآن کریم اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دعا کے لئے خط لکھنے سے ہوتا تھا۔ آپ میں اطاعت کا جذبہ موجزن تھا۔ انہوں نے جماعتی حکم کے آگے کسی چیز کی پرواہ نہیں کی، کبھی پلٹ کر یہ نہیں بتایا کہ میرا ابھی یہ مسئلہ ہے۔ جو آرڈر ملا اس کو فوری بجالائے۔ آپ کو مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ لائبریری میں گھنٹوں مطالعہ میں مصروف رہتے تھے۔ مرحوم کا اپنے بیوی بچوں کے ساتھ نہایت پیار ومحبت، شفقت اور نرمی کا سلوک تھا۔ آپ دھیمے مزاج کے تھے۔ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف بہت توجہ دیتے تھے۔ انہیں اچھی تعلیم دلوائی اور نیک تربیت کی۔

مرحوم نے اپنے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ شاہدہ منصور صاحبہ کے علاوہ 3 بیٹے مکرم سید مقبول احمد صاحب آسٹریلیا، مکرم سید حسن احمد صاحب امریکہ، مکرم سید وحید احمد صاحب آسٹریلیا اور 2 بیٹیاں مکرمہ سیدہ منصورہ بشیر صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد خان صاحب ربوہ اور مکرمہ مہ پارہ طلعت صاحبہ اہلیہ مکرم معید احمد مرزا صاحب کینیڈا یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کی وفات پر ان کے بچوں میں مکرم سید وحید احمد صاحب آسٹریلیا کے علاوہ باقی تمام بچے ربوہ پہنچ گئے تھے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے ان کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اپنے قرب خاص میں جگہ عطا فرمائے نیز ان کی اولاد کو مرحوم والد صاحب کی نیکیوں کو ہمیشہ جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سمارٹ ٹیکنالوجی کی حامل انگوٹھی

کیلیفورنیا کی کمپنی لاگ باراس نے ایسی انگوٹھی تیار کی ہے جس میں موشن سنسر، ٹچ سنسر، بلیوٹوتھ چپ، ایل ای ڈیز اور وائبریشن پیڈ جیسے فیچر موجود ہیں اور ان اپیلی کیشنز کو انگوٹھی کے ایک کونے میں دیئے گئے بٹن کو دبانا ہوگا۔ اسے استعمال کرنے والا فیس بک، پوسٹ یا ای میلز وغیرہ کے نوٹیفیکیشنز کے الرٹ بھی موصول کر سکتا ہے۔ اس کی قیمت 145 ڈالرز ہوگی۔

(روزنامہ نئی بات 19 نومبر 2014ء)

گمشدہ تھیلا

مکرم سعید احمد وفا صاحب 7/18 دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے سائیکل سے ایک کپڑے کا تھیلا دفاتر صدر انجمن احمدیہ سے گولبازار تک آتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے خاکسار کو اطلاع دیں۔ رابطہ نمبر: 03336-6714282

فوری رابطہ کریں

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ روزنامہ الفضل ضروری دفتری امور کے سلسلہ میں فوری طور پر دفتر الفضل سے رابطہ کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 9۔ جنوری

طلوع فجر	5:43
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	5:24

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

9 جنوری 2015ء

6:40 am	پیس کانفرنس 8 نومبر 2014ء
8:55 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 am	لقاء مع العرب
11:50 am	حضور انور کا ٹوکیو میں ایک استقبالیہ سے خطاب 9 مئی 2006ء
1:20 pm	راہ ہدیٰ
4:00 pm	دینی و فقہی مسائل
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2015ء

سپیڈ اپ کارگو سروسز
مناسب ریٹ تیز ترین سروس
Fedex اور DHL کی سہولت
پورے پاکستان سے سامان پک کرنے کی سہولت
پروپرائیٹر: چوہدری محمد اجمل شاہد 047-6214269
مسرور پلازہ اقصیٰ چوک ربوہ 0310-7968200

نیا سال مبارک ہو
موسم سرما کی گرما گرم سیل
لیڈیز جینٹس اور بچوں بچیوں کے جوگر پر سیل کا آغاز مورخہ 7 جنوری 2015ء سے
مس کولیکشن اقصیٰ روڈ ربوہ

کلاسیکا پٹرولیم احمد نگر
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
معیار اور مقدار میں۔ ایک نیا نام
بااخلاق عملہ۔ ٹک شاپ کی سہولت
24 گھنٹے نان اسٹاپ سروس
0331-6963364,047-6550653

FR-10

نئے سال کا کیلنڈر مفت حاصل کریں۔
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گولبازار ربوہ
PH:0476212434,6211434

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ
اٹھوال فیبرکس
موسم گرما کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل سیل سیل
0333-3354914

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 047-6211510
0344-7801578

Skylite
Institute of Information Technology
COMPUTER NETWORKING COURSES
HEALD COLLEGE CALIFORNIA USA
LIVE VIDEO TRAINING
STARTING FROM JANUARY 2015 LIMITED SEATS
PH : 047-6213 759